



## سوال

(263) احرام کی نیت زبان سے کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا احرام نیت زبان سے کرنی چاہیے اور اگر کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کی طرف سے حج کر رہا ہو تو احرام کی کیا صورت ہوگی؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نیت کی جگہ دل میں ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ لپٹنے دل میں نیت کرے کہ وہ فلاں آدمی یا لپٹنے بھائی یا فلاں بن فلاں کی طرف سے حج کر رہا ہے۔ زبان سے یہ کہنا مستحب ہے :

"اللهم بلیک حجاً عن فلان" یا "بلیک عمرۃ عن فلان" تاکہ جو کچھ دل میں ہے اس کی تاکید الفاظ کے ذریعے ہو جائے، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کا تلبیہ زبان سے ادا کیا تھا، اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے بھی زبان سے ادا کیا تھا جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تعلیم دی تھی اور خود بھی بلند آواز سے ادا کیا تھا اس لیے یہی سنت ہے اور اگر کوئی شخص زبان سے نہیں کہتا تو صرف نیت کافی ہوگی۔ حج کے اعمال وہ ویسے ہی پورے کرے گا جیسا کہ اپنی طرف سے حج کرنے کی صورت میں کرتا تلبیہ کہے گا اور بار بار کہے گا۔ بغیر کسی کا نام لیے ہوئے۔ جیسا کہ اپنی طرف سے حج کرنے کی صورت میں تلبیہ کہتا لیکن اگر ابتدائے تلبیہ میں اس آدمی کا تعین کر دے جس کی طرف سے حج کر رہا ہے تو بہتر ہے۔ اس کے بعد عام حج اور عمرہ کرنے والے کی طرح تلبیہ کہتا رہے گا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"بَلَيْتُكَ اللَّهُمَّ بَلَيْتُكَ، بَلَيْتُكَ لِأَشْرِيكَ لَكَ بَلَيْتُكَ، إِنَّ نَحْمَدُكَ، وَنُتَمِّتُكَ، لَكَ وَالْمَلَكُ، لِأَشْرِيكَ لَكَ بَلَيْتُكَ اللَّهُمَّ بَلَيْتُكَ بَلَيْتُكَ إِلهِ الْحَقِّ بَلَيْتُكَ"

مقصود یہ ہے کہ بغیر کسی کا نام لیے عام تلبیہ کہتا رہے گا۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

## فتاویٰ البانیہ

حج بیت اللہ اور عمرہ کے متعلق چند اہم فتاویٰ صفحہ: 333



## محدث فتویٰ